سرکاری رپورٹ

ساتواں / بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ پنج شنبہ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲-	وقفہ سوالات	۳
۳-	رخصت کی درخواستیں	۲۰
۴-	تحریک استحقاق نمبر ۱ (منجانب مسٹر خشی محمد ایم پی اے)	۲۲
۵-	تحریک التوا نمبر ۶ "ڈاکٹر کلیم اللہ خان" ایم پی اے	۲۲
۶-	زرعی کالج کے قیام کے سلسلہ میں خصوصی (Special) کمیٹی کی تشکیل	۲۴
۷-	قرارداد نمبر ۳۰ منجانب میر عبدالکریم نوشیروانی	۳۰

جلد ششم

شمارہ دوئم

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۳ ربیع اوّل ۱۴۱۲ھ

بروز پنج شنبہ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈوکیٹ

صبح دس بجے کر پچاس منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَيْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ○ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ط

یہ بات نہیں ہے کہ تمام اہل کتاب ایک ہی طرح کے ہوں ان میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو راہ ہدایت پر قائم ہیں۔ وہ راتوں کو اٹھ کر خدا کی آیتیں تلاوت کرتے اور اس کے حضور سربسجود رہتے ہیں۔ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر (سچا) ایمان رکھتے ہیں' نیکی کا حکم دیتے ہیں' برائی سے روکتے ہیں' بھلائی کے تمام کاموں میں تیز گام ہیں اور بلاشبہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نیک کردار ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

☆ ۱۷۲ **جناب اسپیکر۔** اب وقفہ سوالات ہے۔ سوال نمبر ۱۷۲ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔ معزز رکن اپنا سوال نمبر پکاریں۔

۱۷۲ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (مورخہ ۲۱/ جون ۱۹۹۱ء کو موخر شدہ)

کیا وزیر بی۔ ڈی۔ اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بی ڈی اے کا سالانہ آڈٹ خود محکمہ مذکورہ کا آڈٹ آفیسر کرتا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سال ۱۹۸۰ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران کتنی بار آڈٹ ہوا ہے سالانہ آڈٹ کی کیفیت سے آگاہ فرمائیں۔

○ **میر محمد صالح بھوتانی۔وزیر بی۔ ڈی۔ اے۔**

(الف) جواب منفی تصور کیا جائے۔ یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ مذکورہ کا سالانہ آڈٹ صرف محکمہ کا آڈٹ آفیسر کرتا ہے بلکہ محکمہ سالانہ آڈٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ جوکہ حکومت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد مقرر کیا جاتا ہے' آڈٹ کرتا ہے۔ علاوہ ازیں آڈیٹر جنرل آف پاکستان کا نمائندہ یعنی گورنمنٹ کمرشل آڈیٹر بھی آڈٹ کرتا ہے۔

(ب) جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے' لہٰذا دیگر تفصیلات لازمی نہیں ہیں۔

○ **میر محمد صالح بھوتانی۔** جناب اسپیکر۔ یہاں میں یہ عرض کروں گا معزز ممبر کی اطلاع کے لئے کہ ۱۹۸۰ء سے لیکر ۱۹۸۷ء تک سات دفعہ اس کا آڈٹ ہو چکا ہے اور اس وقت بھی اس کا آڈٹ کر رہے ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر صاحب منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جواب نفی میں ہے لہٰذا دیگر تفصیلات دینا لازمی نہیں ہے۔ جناب اسپیکر صاحب۔ منسٹر صاحب امریکہ یا روس نہیں ہیں جن کو ویٹو کا حق ہے۔ وہ ویٹو پاور نہیں کہ جواب نہیں دے سکتے اس کا جواب دینا ضروری ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب والا میں ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ اگر منسٹر صاحب ویٹو پاور ہوتے تو ٹھیک لیکن وہ ویٹو پاور نہیں ہیں میں نے ان سے جواب مانگا ہے بلکہ اس دوران کئی افسران سسپنڈ (Suspend) ہوئے ہیں وہاں غبن ہوا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ ضمنی سوال میں تفصیل بتا رہے ہیں۔ آپ کا سوال غیر متعلقہ ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ سات بار اس کا آڈٹ ہو چکا ہے تو انیس سو اسی سے انیس سو اکانوے تک بیس کروڑ روپے کا غبن ہوا ہے۔ محکمہ بی۔ ڈی۔ اے میں ------

○ **جناب اسپیکر۔** یہ آپ کا سوال نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں نشاندہی کی گئی ہے کہ غبن ہوا ہے ------(مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میری عرض یہ ہے کہ اگر آڈٹ ہو چکا ہے تو میں کہتا ہوں بیس کروڑ روپے کا غبن کیوں ہوا؟

○ **وزیر بی ڈی اے۔** جناب اسپیکر۔ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ انیس سو اسی ۱۹۸۰ سے لیکر انیس سو اکانوے ۱۹۹۱ تک سات بار آڈٹ ہو چکا ہے اس میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ اور اکاؤنٹنٹ جنرل کے نمائندے آڈٹ کرتے ہیں------(مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا۔ اگر سات بار آڈٹ ہو چکا ہے لیکن سات بار آڈٹ ہونے کے باوجود بیس کروڑ روپے کا غبن ہو چکا ہے اور یہ ثابت بھی ہوا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ ذرا جواب آنے دیں۔

○ **وزیر بی ڈی اے۔** جناب اسپیکر۔ میں نے جواب پڑھ دیا ہے۔ اس کے علاوہ عرض ہے کہ گورنمنٹ کمرشل آڈٹ نے سات بار آڈٹ کیا ہے۔ انیس سو چوراسی سے انیس سو چھیاسی تک اسپیشل آڈٹ کیا۔ انیس سو ستاسی اٹھاسی اور انیس سونوے اکانوے کا آڈٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ اور اکاؤنٹنٹ جنرل کے نمائندوں نے کیا۔ جناب اسپیکر۔ آڈٹ رپورٹ دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے پہلا حصہ بیلنس شیٹ کی اتھارٹی پر بات کی جاتی ہے اور دوسرے حصے میں کسی بے قاعدگی کی نشاندہی کی جاتی ہے اور اس کا جواب متعلقہ ایم ڈی

(بیجنگ ڈائریکٹر) دیتا ہے اس کے بعد پھر گورنمنٹ آڈٹ والے تصدیق کرتے ہیں اور متفق نہ ہونے کی صورت میں یہ رپورٹ پی اے سی کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ آڈٹ نے جتنے بھی اعتراض کئے تھے وہ پی اے سی کی میٹنگ میں (Porobe) پروب ہوسکتے ہیں ماسوائے ان چھ کے ابھی تک پی اے سی کے سامنے ضمنی طور پر پیش ہوئے اور اس کے زیر غور ہیں اور ابھی تک پی اے سی نے ان کا فیصلہ کرنا ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر آپ کو بھی معلوم ہے کہ ہم انیس سو بچاسی سے لیکر اب تک ایلیکٹ ہو کر یہاں آرہے ہیں۔ یہ تو اس وقت کی حکومت کو ہم نے کہا کہ ہم اس کو منظرعام پر لانا چاہتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔ آپ ضمنی سوال کو ضمنی سوال کے حدود کے اندر رہتے ہوئے پوچھیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر میں یہ لکھا ہے کہ "جواب نفی میں ہے" لہٰذا تفصیلات دینا لازمی ہیں آخر کیوں؟ میں تفصیلات چاہتا ہوں یہ ضروری ہے۔ جب ایک ممبر یہاں سوال پوچھتا ہے تو ان کو چاہئے کہ مجھے مطمئن کریں میرے سوال کا پورا جواب دینا ضروری ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کے سوال جزو الف کا جواب دیا گیا ہے آپ نے اپنے سوال میں فرمایا کہ "کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بی ڈی اے کا سالانہ آڈٹ خود محکمہ مذکورہ کا آڈٹ آفیسر کرتا ہے۔"

اس کا جواب تو انہوں نے نفی میں دے دیا ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ سات دفعہ اس کا آڈٹ ہوچکا ہے اور سات دفعہ آڈٹ کے باوجود غبن ہوا ہے۔ جناب والا۔ یا تو آڈٹ صحیح نہیں کیا گیا ہے ورنہ آڈٹ والے اس میں ملوث ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** محکمہ کا آڈٹ آفیسر اسکا آڈٹ نہیں کرتا۔ پھر سنئے میں آپ کا سوال اور محکمہ کا جواب پڑھتا ہوں۔ آپ نے پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بی ڈی اے کا سالانہ آڈٹ خود محکمہ مذکورہ کا آڈٹ آفیسر کرتا ہے؟"

اس کا جواب یہ ہے کہ "جواب منفی تصور کیا جائے۔ یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ مذکورہ کا سالانہ آڈٹ صرف محکمہ کا آڈٹ آفیسر کرتا ہے بلکہ محکمہ کا سالانہ آڈٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ جو کہ حکومت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد مقرر کیا جاتا ہے' آڈٹ کرتا ہے علاوہ ازیں آڈیٹر جنرل پاکستان کا نمائندہ یعنی گورنمنٹ کمرشل آڈیٹر بھی آڈٹ کرتا ہے لہٰذا آپ نے جو سوال پوچھا ہے اس کا جواب نفی میں ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ منسٹر صاحب نے ابھی ابھی بتایا انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا کہ اس کا سات دفعہ آڈٹ ہو چکا ہے اتنی بڑی اماؤنٹ کا غبن ہوا ہے اگر آڈٹ بیس کروڑ روپے کا غبن منظرعام پر نہیں۔۔۔۔ اتنے افسروں کو سسپنڈ (Suspend) کیا گیا کئی ڈسمس بھی ہوئے۔ یا تو پھر آڈٹ ہی نہیں ہوا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

○ **وزیر بی ڈی اے۔** جناب اسپیکر۔ جس طرح انہوں نے فرمایا کہ کتنی بار آڈٹ ہوا۔ جزو ب میں اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ آخر آڈٹ کا فنکشن کیا ہے۔ اس کا فنکشن یہ ہے کہ چور کو پکڑ لو یعنی چور کو پکڑنا انکا کام ہے ان کا کام یہ نہیں کہ چور کے ساتھ ملوث ہو جائیں۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس کے لئے آپ ایک علیحدہ سپیسفک سوال لیکر آئیں۔ بہرحال انکا جواب اس حد تک درست ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** ٹھیک ہے جی۔ میں فریش سوال کروں گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

☆ ۱۹۰ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (مورخہ ۲۱ جون کو موخر کردہ)

کیا وزیر صحت و حرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے صوبہ میں نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے کئی

مراعات کا اعلان کیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اوتھل انڈسٹریز اسٹیٹ میں مقامی سرمایہ کاروں کو نظرانداز کیا گیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

(ج) صوبہ میں ضلع وار کون کون سے مزید صنعتی علاقے قائم کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے، تفصیل دی جائے؟

○ وزیر صنعت و حرفت

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ حکومت پاکستان نے صوبہ بلوچستان میں نجی شعبہ میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے مراعات کا اعلان کیا ہے مراعات کی تفصیل درج ہے۔

۱۔ پانچ سال کے لئے انکم ٹیکس کی چھوٹ (۱۹۰۰ سے ۱۹۹۵ تک)

۲۔ درآمد شدہ مشنری پر کسٹم ڈیوٹی کی چھوٹ

۳۔ درآمدی لائنسس فیس کو ۶٪ کی بجائے ۲٪ کیا گیا ہے۔

۴۔ قرضوں کا تناسب ۴۰ : ۶۰ کے مقابلے میں ۳۰ : ۷۰ کر دیا گیا

۵۔ سرمایہ کے متعلق کوئی پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ اوتھل صنعتی علاقہ میں مقامی صنعت کاروں کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ طے شدہ طریقہ کار کے مطابق جو صنعت کار کسی بھی صنعتی علاقہ بشمول اوتھل میں صنعت لگانے کی خواہش کرے محکمہ صنعت بلاامتیاز اس کی ہر قسم کی مدد کرتا ہے۔

اوتھل صنعتی علاقہ میں اب تک ۹۸ صنعتوں کے لئے زمینیں الاٹ کی گئی ہے جن میں ۴۰ کارخانے بلوچستان کے مقامی باشندوں کے ہیں۔ جیسا کہ ذیل شدہ لسٹ میں درج شدہ پتوں سے عیاں ہے۔ نیز یہ بھی اطلاعا" عرض کیا جاتا ہے کہ اب تک قائم شدہ چھ کارخانوں میں سے ایک برف کا کارخانہ بلوچستان کے مقامی باشندے کا ہے۔

ج) سردست کوئی بھی ایسی تجویز زیرغور نہیں ہے۔ البتہ جو صنعتی علاقے پسنی، تربت، خضدار، ڈیرہ اللہ یار، بی، لورالائی، ڈیرہ مراد جمالی اور کوئٹہ میں قائم کئے جارہے ہیں ان پر کام ہورہا ہے۔

لسٹ درباره الاٹ شده
پلاٹ صنعتی علاقہ جات

نمبر	نام پتہ صنعکار	تاریخ اور نمبر این-او-سی	الاٹ شدہ زمین	وصول شدہ رقم
۱-	بیلہ منرلز او تھل مسٹر ضیاء الرحمن کراچی	الیس او ۳-۲۷/۸۱-۲۹۱ ۱۵-۳-۱۹۸۷	۱۰ ایکڑ	۶۳,۸۱۰/=
۲-	ایم ایف ایسوی ائیس کراچی	-	۱ ایکڑ	۶,۳۸۱/=
۳-	بسم اللہ سوپ فیکٹری کراچی	الیس او انڈسٹر ۳-۶/ ۸۱-۱۱۹-۲۰ ۵-۱-۱۹۸۸	۲ ایکڑ	۶,۳۸۱/=
۴-	آلیانی فلور ملز کراچی	الیس او (انڈسٹریز) ۱۹-۳-۸۷	۲ ایکڑ	۳,۷۴۳/=
۵-	پاک کوریا برائنس کمپنی کراچی	الیس او (انڈسٹریز) ۳۴۳/II-۸۱/۲۷-۳ ۳۰-۱۰-۸۰	۴ ایکڑ	۲۵,۵۲۴/=
۶-	دستانی فوڈ انڈسٹری کراچی	الیس او (انڈسٹریز) ۳۰-NLC/IVE/۸۱/۳۰-۳ ۱۱-۳-۸۷	۱ ایکڑ	۶,۳۸۱/=
۷-	ویکویل آئل ایکسپلر کوئٹہ	الیس او (انڈسٹریز) ۷۹-۵۳۷۶-۸۷/۸۵-۳ ۱۵-۹-۸۷	۱ ایکڑ	۶۳۸۱/=
۸-	مدینہ والا پلاسٹک انڈسٹریز کراچی	۳۵/ آئی-ای-یو/ ڈی- آئی- کوئٹہ ۱۲-۱۱-۸۱	۱۰ ایکڑ	۶۳,۸۱۰/=
۹-	بلوچستان انڈسٹریل	۳۱/ای- آئی- یو / ڈی- آئی- کیو	۲ ایکڑ	۳۷۴۳/=

	کراچی	۲۰/۱۱/۸۳		
۲۲۔	مسز عبدالغفار کراچی	۵۰/ آئی ای یو / ڈی آئی کیو ۲۰-۱۱-۸۳	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۲۳۔	غلام نبی تربت	۴۹/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۲۱-۱۱-۸۳	۲ ایکڑ	۴۷۴۳/=
۲۴۔	اے۔ جی بلوچ کراچی	۵۱/ آئی ای یو /ڈی آئی کیو ۷/۱۱/۸۳	۲ ایکڑ	۴۷۴۳/=
۲۵۔	علی احمد کوش قلات تربت	۵۲/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۲۸/۱۰/۸۳	۲ ایکڑ	۴۷۴۳/=
۲۶۔	محمد عیال بلوچ تربت	۵۳/ آئی ای یو / ڈی ای کیو ۲۰/۱۰/۸۳	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۲۷۔	ڈاکٹر صغیر بلوچ کراچی	۵۴/ آئی ای یو/ڈی آئی کیو ۱۹/۱۰/۸۳	۱ ایکڑ	۴۷۴۳/=
۲۸۔	عبدالرشید خان لاہور	۵۵/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۳۱/۶/۸۳	۱ ایکڑ	۴۰۰۰/=
۲۹۔	غلام رسول تربت	۵۶/ آئی ای یو /ڈی آئی کیو ۳۰/۱۰/۸۳	۱ ایکڑ	۵۰۰۰/=
۳۰۔	عبدالصمد صوفی خضدار	۵۷/ آئی ای یو /ڈی آئی کیو ۱/۱۰/۸۳	۱ ایکڑ	۱۰۰۰۰/=
۳۱۔	ظاہر انڈسٹریز کوئٹہ	۱۹/ آئی ای یو / ڈی آئی کیو ۵/۹/۷۹	۱ ایکڑ	۵۸۸۱/=
۳۲۔	ظاہر انڈسٹریز کوئٹہ	۲۰/ آئی ای یو / ڈی آئی کیو ۵/۹/۷۸	۱ ایکڑ	۵۸۸۱/=

۳۳- عبدالرحمٰن (کراچی)	۴۴/ای آئی یو/ ڈی آئی کیو	۱۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۳۴- غلام محمد جعفر کوئٹہ	۵۸/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۲۰/۱۰/۸۲	۱۲ ایکڑ	۴۷۶۳/=
۳۵- عبدالکریم کراچی	۵۹/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۱۱/۳/۸۲	۱۱ ایکڑ	۴۱۸۱/=
۳۶- محمد نعیم خضدار	۶۰/ آئی ای کیو/ ڈی آئی کیو ۱۱/۳/۸۲	۱۲ ایکڑ	۴۷۶۳/=
۳۷- ڈائمنڈ کیمیکل کراچی	۶۱/ آئی ای یو /ڈی آئی کیو ۴/۳/۸۲	۱۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۳۸- صفیہ عزیز خضدار	۶۳/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۱۱/۳/۸۲	۱۲ ایکڑ	۴۷۶۳/=
۳۹- میر جاوید (کوئٹہ)	۶۴/ آئی ای یو/ڈی آئی کیو	۱۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۴۰- حبیب اللہ بزنجو کوئٹہ	۶۵/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۱۸/۳/۸۲	۱۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۴۱- منیر احمد کوئٹہ	۶۶/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۲۲/۲/۸۳	۱۳ ایکڑ	۱۴۳۲/=
۴۲- مسز رخسانہ نزہت کوئٹہ	۶۷/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۱۹/۵/۸۳	۱۵ ایکڑ	۲۱۹۰۵/=
۴۳- محمد اعظم ناصر کوئٹہ	۶۸/ آئی ای یو/ڈی آئی کیو ۱۹/۲/۸۳	۱۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۴۴- حاجی محمد جان کوئٹہ	۶۹/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۹/۶/۸۳	۱۲ ایکڑ	۴۷۶۳/=
۴۵- خان محمد بگٹی	۷۰/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۱۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=

	کراچی	۲۸/۵/۸۳		
۴۶۔	ولی محمد	۷۱/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
	کراچی	۲۳/۲/۸۵		
۴۷۔	محمد افضل	۷۲/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
	لورالائی	۵/۳/۸۳		
۴۸۔	عبدالقادر	۷۳/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۲ ایکڑ	۸۷۶۳/=
	کراچی	۲۸/۵/۸۳		
۴۹۔	یاسر خان	۷۴/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۴ ایکڑ	۲۵۵۲۴/=
	کوئٹہ	۹/۶/۸۳		
۵۰۔	میر جہانگیر خان	۷۵/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
	کوئٹہ	۵/۳/۸۳		
۵۱۔	محمد ابراہیم	۷۶/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۲ ایکڑ	۸۷۶۳/=
	تربت	۹/۶/۸۳		
۵۲۔	آصف خان	۷۷/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۲ ایکڑ	۸۷۶۳/=
	تربت	۲۱/۳/۸۳		
۵۳۔	فہیم الحق	۷۸/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۲ ایکڑ	۸۷۶۳/=
	کراچی	۲۱/۳/۸۳		
۵۴۔	شہاب اشرف	۷۹/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
	کوئٹہ	۱۱/۱/۸۴		
۵۵۔	امتیاز	۸۰/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
	کوئٹہ	۱۱/۱/۸۴		
۵۶۔	شہزاد (کراچی)	۸۱/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۵۷۔	مسز نفیسہ علی	۸۲/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=

کراچی	۷/۵/۹۱		
۵۸- کاشف انجینئرنگ کراچی	۸۵/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۸/۵/۸۳	۱ ایکڑ	۲۳۸۱/=
۵۹- عبدالرحمٰن کراچی	۸۶/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۷/۵/۸۳	۱ ایکڑ	۲۳۸۱/=
۶۰- گل امیر شاہ ی کراچی	۸۷/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۱۱/۵/۸۳)	۲ ایکڑ	۴۷۶۲/=
۶۱- محمد یوسف کراچی	۸۸/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۱۱/۵/۸۳	۱ ایکڑ	۲۳۸۱/=
۶۲- سعادت حسین شاہ کوئٹہ	۸۹/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۳/۴/۸۳	۲ ایکڑ	۴۷۶۲/=
۶۳- علی نواز سبی	۹۰/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۴/۴/۸۳	۲ ایکڑ	۴۷۶۲/=
۶۴- عبدالرحمٰن کراچی	۹۱/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۳/۴/۸۳	۵ ایکڑ	۱۱۹۰۵/=
۶۵- شمشاد حسین کراچی	۹۲/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۳/۴/۸۳	۱ ایکڑ	۲۳۸۱/=
۶۶- امیر حسین کراچی	۹۳/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۳/۴/۸۲	۱ ایکڑ	۲۳۸۱/=
۶۷- عبدالشکور کراچی	۹۴/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۳/۴/۸۳	۵ ایکڑ	۱۱۹۰۵/=
۶۸- فیرو انڈسٹریز کراچی	۹۵/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۶/۴/۸۳	۲ ایکڑ	۴۷۶۲/=

۶۹- حاجی گل شیر کراچی	۹۶/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۱۷/۲/۸۴	۲ ایکڑ	۱۲۷۶۳/=
۷۰- چشتی انجینئرنگ انٹرپرائزز کراچی	۹۷/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۳۱/۱/۸۴	۲ ایکڑ	۱۲۷۶۳/=
۷۱- الائٹ انجینئرنگ کوئٹہ	۹۸/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۳۱/۱/۸۴	۲ ایکڑ	۱۲۷۶۳/=
۷۲- مرتضیٰ انجینئرنگ کوئٹہ	۹۹/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۳۱/۱/۸۴	۲ ایکڑ	۱۲۷۶۳/=
۷۳- ایس اے کے ٹریڈرز کوئٹہ	۱۰۰/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۹/۲/۸۴	۱ ایکڑ	۶۳۸۱/=
۷۴- ورلڈ وائڈ ماربل انڈسٹریز کراچی	۱۰۱/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۹/۲/۸۴	۱ ایکڑ	۶۳۸۱/=
۷۵- طارق انٹرپرائزز کراچی	۱۰۲/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۹/۲/۸۴	۱ ایکڑ	۶۳۸۱/=
۷۶- نرگس علوی کراچی	۱۰۳/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۱۵/۲/۸۴	۱ ایکڑ	۶۳۸۱/=
۷۷- بختافوڈ کراچی	۱۰۴/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۷/۳/۸۴	۱ ایکڑ	۶۳۸۱/=
۷۸- ناصر برادرز کراچی	۱۰۵/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۷/۳/۸۴	۲ ایکڑ	۱۲۷۶۳/=
۷۹- حمید چوہان کراچی	۱۰۶/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۷/۳/۸۴	۲ ایکڑ	۶۳۸۱/=
۸۰- عزیز شاہوانی	۱۰۷/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو	۲۵۰۰ مربع میٹر	۲۰۵۰۰/=

خضدار	۷/۳/۸۳		
۸۱- جاء انٹر پرائزز کوئٹہ	۱۰۸/ آئی ای یو/ ڈی ای کیو ۸/۳/۸۳	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۸۲- ارشاد محمد کراچی	۱۱۰/ آئی ای یو/ ڈی ای کیو ۱۸/۴/۸۳	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۸۳- خالد گیس اینڈ انڈسٹریل ورکس کوئٹہ	۱۱۸/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۱۵/۵/۸۳	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۸۴- احمد خان کوئٹہ	۱۲۳/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۹/۱۰/۸۳	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۸۵- بلوچی اسٹیم کوئٹہ	۱۳۶/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۲۴/۱/۸۴	۴ ایکڑ	۲۵۵۲۴/=
۸۶- عشرت خانم کوئٹہ	۱۳۵/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۲/۱/۸۴	۲ ایکڑ	۴۷۴۳/=
۸۷- مستانی رولنگ کراچی	۱۳۳/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۷/۱۰/۸۳	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=
۸۸- اٹک پیپر انڈسٹریز کراچی	۱۳۲/ آئی ای یو/ ڈی آئی کیو ۲۲/۷/۸۳	۱ ایکڑ	۴۳۸۱/=

○ **جناب اسپیکر۔** سوال نمبر ۲۰۸ میر عبدالکریم نوشیروانی کا ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر صاحب اگر وزیر کنسرن موجود نہیں ہیں تو اور وزراء تو موجود ہیں۔ وہ اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں۔ سینئر منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں وہ اس کا جواب دیں۔

○ **نواب اسلم رئیسانی۔** جناب والا۔ اگر وہ حکم فرمائیں تو میں ان کے لئے جواب پڑھ دوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی آپ جواب دیدیں۔

☆ ۲۰۸ **میر عبدالکریم نوشیروانی**۔ کیا وزیر محنت و افرادی قوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان کے مختلف اضلاع میں افغان مہاجرین کے مختلف اسکیموں میں ملازمت پذیر اہلکاروں کو ملازمتوں سے بلاوجہ برخاست کیا جارہا ہے؟
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان اہلکاروں کو متبادل ملازمت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے۔

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی**۔(وزیر خزانہ)۔ کیونکہ محکمہ محنت و افرادی قوت کا مطلوبہ سوال سے کوئی واسطہ نہیں۔ لہٰذا جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی**۔ جناب والا۔ ہمارے جو جواب آتے ہیں نفی میں ہوتے ہیں یا منسٹر صاحب گریز کر رہے ہیں۔ شاید انہیں پتہ نہیں ہے۔ خیر اس بات کو چھوڑیئے میرا اگلا سوال نمبر ۳۱۳ ہے۔

☆ ۳۱۳ **میر عبدالکریم نوشیروانی**۔ کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوتول مستونگ ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے عرصہ کئی سالوں سے بند پڑی ہے؟
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں تو چوتول میں نصب شدہ مشینوں کو نکال کر فروخت کیا گیا ہے یا نہیں تفصیل دی جائے۔

○ **میر محمد صالح بھوتانی**۔وزیر صنعت و حرفت

(الف) یہ منصوبہ کئی وجوہات کی بناء پر پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا جن میں ناقص منصوبہ بندی ناقص تعمیر کے علاوہ اون کی بین الاقوامی قیمت میں غیر متوقع کمی شامل ہے اور ان وجوہات میں منصوبہ کو مکمل کرنا/چلانے میں کافی مالی نقصان کا احتمال ہوسکتا ہے جس کی وجہ سے اس وقت کی حکومت نے فیصلہ کیا کہ مشینری کو فروخت کیا جائے اور زیر تکمیل عمارتوں کو محکمہ زراعت کے حوالے کیا جائے تاکہ کارآمد مصرف میں لایا جائے۔
(ب) چوتول کی بیشتر مشینری بیرونی ممالک سے درآمدشدہ ہے وہ ابھی تک نصب نہیں کی گئی ہے کوشش کی جارہی ہے کہ اس مشینری کو فروخت کیا جاسکے اور اس سلسلے میں مختلف پارٹیوں سے گفت و شنید جاری ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی**۔ جناب اسپیکر صاحب مجھے اس بات پر بہت دکھ ہوتا ہے ہمارا صوبہ ایک

غریب صوبہ ہے اور چوتول کی جو مشینری جو باہر کھڑی ہوئی ہے اس کو دس بارہ سال ہو گئے ہیں۔ یہ مشینری بالکل ناکارہ ہو گئی ہے زنگ پکڑے ہوئے ہیں اگر آپ چوتول کو نہیں چلانا چاہتے ہو تو اسے شفٹ کریں اسے ہمیں دے دیں۔ اسے ہم بسیمہ میں شفٹ کرکے اون کا کارخانہ لگائیں گے۔ یہ اون کا کارخانہ بلوچستان میں سب سے بڑا ہوگا۔ کیونکہ خاران رخشان سے مال مویشی اور اون سب سے زیادہ درآمد ہوتا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں۔ اسے یہاں پر زنگ لگ رہا ہے اور یہ مشینری ختم ہو چکی ہے اس پر اتنی خطیر رقم خرچ ہوئی ہے۔ آپ اسے بیسہ میں شفٹ کردیں۔ میں اسے چلانے کے لئے ایم پی اے فنڈز سے رقم فراہم کروں گا۔ تاکہ وہاں ایک اون کا کارخانہ ہو اور وہاں کے پشم سے اون بنایا جائے اور پھر وہ کراچی جائے۔

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** جناب والا۔ اگر نوشیروانی صاحب اسے خریدنا چاہیں تو ہم انہیں یہ دے دیں گے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ وہ ہمیں کیوں دیں یہ تو ہمارے صوبہ کی چیز ہے۔ یہ ہمارے صوبے کے پیسے ہیں اسے میں آج ہی خریدنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ لگائیں بولی۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال ۳۱۴ میر عبدالکریم نوشیروانی کا ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میرا یہ سوال ہے مجھے اس پر مطمئن کرائیں۔ چوتول کے بارے میں ہمیں بتائیں کہ دس پندرہ سالوں سے یہ مشینری ایسی ہی پڑی ہوئی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر صاحب آپ کے سوال کا جواب تو آگیا جہاں تک آپ لوگوں کی خرید و فروخت کا مسئلہ ہے وہ آپ----

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر ۱۹۸۵ء سے لیکر آج ۱۹۹۱ء تک میں یہ کواچن بار بار دے رہا ہوں۔ اسی چوتول کے بارے میں بلوچستان میں کئی اور ملز بھی ہیں جو بند پڑی ہوئی ہیں۔ آپ انہیں کیوں نہیں چلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسائل بھی دیئے ہیں۔ انہیں چلائیں خصوصاً قلات ڈویژن کے لئے یہ جو چوتول ہے۔ وہاں کے ایم پی اے صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ نواب صاحب کو چاہئے کہ اسے اپنے فنڈز سے چلائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک سوال کا جواب کا تعلق ہے وہ تو آپ کو مل گیا۔ اس سلسلہ میں مزید آپ منسٹرانڈسٹریز سے گفت و شنید کریں وہ آپ کو گورنمنٹ سے ۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ آپ اسے چلائیں اگر آپ اسے نہیں چلاتے ہیں تو پھر اسے کسی کو دے دیں۔ کسی اور کو کنٹریکٹ پر ہی دے رہا۔ مجھے دے دو میں اسے چلاؤں گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس پر آپ ان سے inegociations کریں۔ سوال نمبر ۳۱۴ یہ بھی آپ ہی کا ہے۔

☆۳۱۴ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال انڈسٹریز کے مختلف سینٹروں سے ماہانہ / سالانہ کس قدر آمدنی ہوتی ہے نیز قالین سازی سے اندرون ملک اور بیرونی ملک کس قدر آمدنی ہوئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** ہمارے تمام مراکز تربیتی مراکز ہیں جہاں مقامی لڑکے اور لڑکیوں کو قالین بانی۔ کشیدہ کاری۔ لیدر ایمبرائیڈری۔ ماربل لکڑی کے کام وغیرہ میں تربیت دی جاتی ہے ان مراکز میں تقریباً ۲۳۰۶ بچوں کو تربیت دینے کی گنجائش ہے انہیں =/۲۰۰ روپے ماہانہ فی تربیتی وظیفہ دیا جاتا ہے۔ یہ مراکز نفع و نقصان کی بنیاد پر نہیں چل رہے ان مراکز کی تیار شدہ مختلف اشیاء کی فروخت سے سالانہ ۴۰ لاکھ روپے کی وصولی ہوتی ہے۔

ٹریزز کے ہاتھوں تیار کئے گئے قالینوں کو محکمہ ہذا کی سیلز شاپ کوئٹہ، کراچی اور اسلام آباد میں اندرون ملک فروخت کرنے کا انتظام ہے اس طرح فروخت ہونے والے قالین کے خام مال اور مزدوری وغیرہ کی لاگت جو کہ ورکنگ کیپٹل (Working Capital) سے ادا ہوتی ہے پوری کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

محکمہ ہذا کی طرف سے قالینوں کی بیرون ملک برآمد نہیں کی جاتی ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ منسٹر صاحب نے مجھے مطمئن تو کیا میں کیا ان سے اتنا پوچھتا ہوں کہ ہمارے اپنے علاقے خاران میں کارپٹ سنٹر ہیں اور ان کے کافی اچھے قالین ہیں۔ بلوچستان میں کافی ایسے کارپٹ سنٹر ہیں جن کے قالین ملک سے باہر بھیجے جائیں تاکہ زر مبادلہ حاصل ہو اور اس سے ہمیں

انکم ہو- یہ ٹھیک ہے کہ اس سے لوکل لوگوں کو روزگار بھی ملتا ہے- میں چاہتا ہوں کہ اسے وسیع کیا جائے-

○ **وزیر صنعت و حرفت-** جناب والا- نوشیروانی صاحب کے مشورہ پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی-

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی-** جناب اسپیکر- اسمبلی کے اندر زبانی جمع خرچ تو ہوتا ہے عملی کارروائی ہمیں مشکل نظر آتی ہے- کیونکہ ہم ۱۹۸۵ء سے لیکر ابھی تک اسی ایوان میں ہیں- آج تک ہمیں عملی کارروائی دکھائی نہیں دیتی ہے- بس زبانی جمع خرچ ہوتا ہے-

○ **وزیر صنعت و حرفت-** جناب والا- نوشیروانی صاحب سے ملاقات کرکے عملی کارروائی کی کوشش کی جائے گی-

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی-** جناب والا- شکریہ-

○ **جناب اسپیکر-** سوال نمبر۲۳۶ ڈاکٹر کلیم کا ہے- منسٹر لوکل گورنمنٹ تشریف نہیں رکھتے ہیں- کیا نواب اسلم رئیسانی صاحب آپ جواب دیں گے؟

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان-** جناب والا- مجھے افسوس ہے کہ اگر منسٹر موصوف یہاں پر ہوتے تو ان سے باقاعدہ مفصل جواب حاصل کرتے- چونکہ اس سوال کی اسمبلی ہمیں پانچویں چھٹی مرتبہ ہے کہ ہم اسے repeat ریپیٹ کررہے ہیں- کیونکہ یہ سوال بلدیہ کے کمپلیکس سے متعلق ہے اس میں کروڑوں روپے کی خرد برد ہوچکی ہے بار بار ہمیں یہ یقین دہانی کرائی گئی کہ اس کے بعد یہ کریں گے وہ کریں گے اور پھر اسمبلی میں ہم بیٹھ جاتے ہیں- پھر اس کا اور ایشورنس کا اور نئی کمیٹی آئی ہے اور نہ ہی گذرے ہوئے سوال کا مداوا کیا گیا ہے اور نہ ہی کچھ کیا گیا ہے- ہم پھر اس سوال کو تازہ کرلیتے ہیں- آج ہمارے رئیسانی صاحب کے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے یہاں پر میں اس کی تفصیل کو پڑھانا چاہوں گا اور میں ان سے تفصیلاً" جواب مانگوں گا میں یہ گذارش کروں گا کہ میرے ان دو سوالوں کو چار پانچ روز کے لئے ملتوی کریں تاکہ متعلقہ وزیر آجائیں اور ان سے ہم تفصیلاً" سوال و جواب کرسکیں اس پر کچھ ہوسکتا ہے یا صرف گفت و شنید ہو آمدز نشستندو برخاستند والا مسئلہ بن جائے- پھر آجائیں گے اور پھر کریں گے-

○ **جناب اسپیکر۔** ان سوالات کو جب لوکل گورنمنٹ کے دوسرے سیشن میں سوالات آئیں گے تو ان کے ساتھ یہ سوالات بھی آئیں۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب والا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بات اس کے ساتھ مشترکہ نہیں ہے ہمارے سوالات پر بار بار جو یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ کرلیں گے۔ ٹھیک کرلیں گے چیمبرز میں ـــــــ

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کے سوالات جس دن آئیں گے اس دن آپ کا جواب ہوگا اس کے بعد آپ یہ ساری باتیں کریں۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب والا۔ پھر اس کے لئے ایسا نہ ہو کہ assurance commttee کا سلسلہ شروع ہوجائے۔ شکریہ۔

(نوٹ یہ سوال اگلے سیشن تک کے لئے موخر کر دیا گیا ہے)

☆ ۲۳۶ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** کیا وزیر بدلیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلدیہ کمپلیکس میں نئی دکانوں کا اضافہ کیا گیا ہے نیز ان دکانوں کی الاٹمنٹ غیر اعلان شدہ طریقوں سے کی جارہی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ اقدام عوام کے ساتھ سراسر ناانصافی کے مترادف نہیں اور قرعہ اندازی کے ذریعے ان دکانوں کی الاٹمنٹ نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز ان اضافہ کردہ دکانوں کی منظوری کس نے دی ہے تفصیل دی جائے۔

○ **وزیر بلدیات**

(الف) جی نہیں۔ یہ دکانیں ان لوگوں کو الاٹ کی گئی ہیں جو سٹی تھانہ کے آس پاس ناجائز تجاوزات کرکے کاروبار کر رہے تھے اور ان حضرات کو عدالت کے فیصلہ کے مطابق اور سابقہ حکومت کی رضامندی کے ساتھ یہ دکانیں الاٹ کی گئی۔

(ب) یہ قدم مفاد عامہ اور ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کے لئے کیا گیا۔

(نوٹ : سوال نمبر۲۳۶ اگلے سیشن تک کے لئے موخر کر دیا گیا)

(نوٹ : سوال نمبر۳۷۵ بھی اگلے سیشن تک کے لئے موخر کر دیا گیا)

☆ ۳۷۵ ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔ کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عبدالرشید جونیر ڈویلپمنٹ آفیسر بلدیات کو ۴۳ آفیسران سے سینئر کر کے ڈائریکٹر ڈویلپمنٹ پی اینڈ ڈی تعینات کر دیا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آفیسر کی اس ناجائز ترقی سے ۲۲ (بائیس) ڈویلپمنٹ آفیسروں / اسسٹنٹ ڈائریکٹروں کی حق تلفی ہوئی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ نیز کیا حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

○ وزیر بلدیات

(الف) مسٹر عبدالرشید اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ بلدیات کو حکومت بلوچستان (الیس اینڈ جی اے ڈی) کے حکم پر ڈائریکٹر ڈویلپمنٹ پی اینڈ ڈی ڈیپوٹیشن پر تعینات کیا گیا تھا۔ جبکہ ان کی خدمات واپس محکمہ بلدیات کے سپرد کر دی گئی ہیں۔

(ب) "جی ہاں یہ درست ہے۔"

(ج) مذکورہ آفیسر نے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے حکومت بلوچستان کے سلیکشن بورڈ کے سامنے اپنی غلط سینارٹی اور ترجیحات پیش کروا کے خلاف قواعد و ضوابط یہ ناجائز ترقی حاصل کی اور بعد ازاں قانونی پیچیدگیوں / سروس ٹریبونل کے فیصلے کے باعث حکومت بلوچستان (الیس اینڈ جی اے ڈی) کے حکم پر اس کی موجودہ سینارٹی/ عہدہ برقرار رکھا گیا ہے۔

حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کروانے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ اس کی سینارٹی کے خلاف چند متاثرہ آفیسران نے سروس ٹریبونل میں اپیل دائر کر رکھی ہے جو کہ زیر سماعت ہے۔

(نوٹ : سوال نمبر ۳۷۵۔ اگلے اجلاس تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا)

رخصت کی درخواستیں

○ جناب اسپیکر۔ سیکریٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں

○ **محمد حسن شاہ۔(سیکریٹری اسمبلی)۔** عبدالقہار ایم پی اے نے درخواست دی ہے کہ وہ آج اجلاس میں شریک ہونے سے قاصر ہیں انہیں آج کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** جناب محمد اکبر خان بگٹی کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ وہ آج ضروری کام کی وجہ سے اسلام آباد جارہے ہیں انہیں تین اکتوبر اور چھ اکتوبر ۱۹۹۱ء کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** میر ہمایوں خان مری نے درخواست دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں انہیں آج کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** حاجی علی محمد نوتیزائی نے درخواست دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں انہیں آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** سردار ثناء اللہ زہری نے رخصت کی التجا کی ہے۔ انہیں آج کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** مولانا عبدالباری وزیر خوراک نے درخواست دی ہے کہ ضروری سرکاری کام کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں انہیں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** مسٹر حسین اشرف وزیر امور حیوانات سرکاری کام کی وجہ سے گوادر گئے ہیں آج کے اجلاس سے ان کی رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

تحریک التواء نمبر ۱

○ **جناب اسپیکر۔** منشی محمد اپنی تحریک التواء پیش کریں۔

○ **مسٹر منشی محمد۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

بلوچستان کے تمام کالجز اور یونیورسٹی جو کہ عرصہ دراز سے بند ہیں اور حالیہ دنوں میں پھر غیر معینہ مدت تک بند رکھنے کا اعلان کیا گیا جس کی وجہ سے بلوچستان کے ریگولر اور پرائیویٹ طلبہ سے امتحانات منسوخ کر دیے گئے جس کی وجہ سے طلبہ میں بے چینی کا اور مایوسی کا احساس پایا جاتا ہے اور مزید ازیں تمام بلوچستان کے طالب علموں کی تعلیم پر بھی بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ لہٰذا اس اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک التواء پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

تحریک یہ ہے کہ بلوچستان کے تمام کالجز اور یونیورسٹی جو کہ عرصہ دراز سے بند ہیں اور حالیہ دنوں میں پھر غیر معینہ مدت تک بند رکھنے کا اعلان کیا گیا جس کی وجہ سے بلوچستان کے ریگولر اور پرائیویٹ طلبہ سے امتحانات منسوخ کر دیے گئے جس کی وجہ سے طلبہ میں بے چینی کا اور مایوسی کا احساس پایا جاتا ہے اور مزید ازیں تمام بلوچستان کے طالب علموں کی تعلیم پر بھی بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ لہٰذا اس اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

تحریک التواء نمبر ۶

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب بھی اپنی تحریک التواء پیش کریں۔ جو کہ اسی نوعیت کی ہے۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

کوئٹہ کے کالجز اور یونیورسٹی کافی دنوں سے بند ہیں۔ ایم اے۔ ایم ایس سی کے گذشتہ سیشن کے امتحانات پھر

ملتوی کیئے گئے ہیں۔ جس سے طلبا و طالبات کا قیمتی وقت ضائع ہورہا ہے۔ اس سے قبل بھی تعلیمی اداروں کی بندش کی وجہ سے طلبا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ تعلیمی اداروں کی حالیہ بندش کے بعد وزیر تعلیم کی صدارت سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں تعلیمی اداروں کے سربراہوں اور محکمہ تعلیم کے آفیسوں کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا اور اجلاس کے شرکاء نے تعلیمی ادارے کھولنے کی سفارش کی تھی۔ طلبا تنظیموں نے بھی تعلیمی ادارے کھولنے کا مطالبہ کیا ہے۔ لیکن ابھی تک تعلیمی ادارے بند ہیں۔ موسم سرما کی تعطیلات قریب ہیں۔ تعلیمی اداروں کا مزید بند ہونا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ مسئلے کی فوری اہمیت کے پیش نظر اجلاس کی عام کارروائی کو ملتوی کی جائے اور تعلیمی اداروں کی بندش پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:-

کوئٹہ کے کالجز اور یونیورسٹی کافی دنوں سے بند ہیں۔ ایم اے۔ ایم ایس سی کے گزشتہ سیشن کے امتحانات پھر ملتوی کیئے گئے ہیں۔ جس سے طلبا و طالبات کا قیمتی وقت ضائع ہورہا ہے۔ اس سے قبل بھی تعلیمی اداروں کی بندش کی وجہ سے طلبا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ تعلیمی اداروں کی حالیہ بندش کے بعد وزیر تعلیم کی صدارت سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں تعلیمی اداروں کے سربراہوں اور محکمہ تعلیم کے آفیسوں کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا اور اجلاس کے شرکاء نے تعلیمی ادارے کھولنے کی سفارش کی تھی۔ طلبا تنظیموں نے بھی تعلیمی ادارے کھولنے کا مطالبہ کیا ہے۔ لیکن ابھی تک تعلیمی ادارے بند ہیں۔ موسم سرما کی تعطیلات قریب ہیں۔ تعلیمی اداروں کا مزید بند ہونا ایک سنگین مسئلہ ہے۔ مسئلے کی فوری اہمیت کے پیش نظر اجلاس کی عام کارروائی کو ملتوی کی جائے اور تعلیمی اداروں کی بندش پر بحث کی جائے۔

○ **سعید احمد ہاشمی** (وزیر قانون)۔ جناب اسپیکر۔ حکومت ان تحریکوں کی مخالفت نہیں کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس پر بحث کرلی جائے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب والا۔ آج ہمارے ساتھی موجود نہیں ہیں آپ نے ان کو منظور تو کرلیا ہے ان پر بحث کسی اور دن کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ منظور کی لی گئی ہیں ان پر چھ اکتوبر ۹۱ء کو بحث کی جائے گی۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب والا۔ جو بھی تحریک التواء پیش کی گئی ہے۔ وہ ایک حساس معاملہ ہے اس

کے متعلق ہم یہ کہہ سکتے ہیں اس پر آج بحث کی جائے آپ بھی ایک سینئر وکیل ہیں جو ذرا دیر ہوجائے اس کی افادیت ختم ہوجاتی ہے لہٰذا فی الفور مسئلہ ہے اس پر بحث بھی آج ہونی چاہئے۔

○ **مسٹر منشی محمد۔** جناب والا۔ بچے سب کے بچے ہیں بچوں کی تعلیم کا نقصان ہورہا ہے اور پھر سردیوں کی چھٹیاں ہوجائیں گی یہ مسئلہ فوری ہے اس پر آج بحث کی جائے۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** جناب والا۔ آج وزیراعلیٰ صاحب بھی موجود نہیں ہیں اور لیڈر آف اپوزیشن بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو چھ تاریخ کے لئے رکھا جائے۔

○ **مسٹر منشی محمد۔** بلوچستان کے بچوں کی تعلیم کا نقصان ہورہا ہے۔ یہ فوری مسئلہ ہے آج ہی بحث کی جائے۔ ان کی زندگی کا سوال ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ چھ تاریخ کے لئے رکھی گئی ہے۔ جو بھی اپنا نام لکھوانا چاہیں وہ سیکریٹری صاحب کے پاس لکھوا دیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ایک تحریک التواء عاصم کرد صاحب کی طرف سے ہے وہ موجود نہیں ہیں۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔** جناب اسپیکر صاحب۔ کافی عرصے سے تعلیمی ادارے بند ہیں جس کی وجہ سے بچوں کا نقصان ہورہا ہے اور سالانہ امتحان بھی التواء میں پڑے ہوئے ہیں تعلیمی اداروں کا نقصان ہورہا ہے اس تحریک التواء پر فوری بحث کرلی جائے اور تعلیمی ادارے کھولنے کے لئے کہا جائے۔ اس کے بعد موسم سرما کی رخصتیں ہونی والی ہیں۔ ایوان میں کافی اراکین بیٹھے ہوئے ہیں۔

○ **سعید احمد ہاشمی۔(وزیر قانون)۔** جناب اسپیکر۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو زرعی کالج کے مسئلہ پر غور و خوض کرکے اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے۔

۱۔ مولانا امیر زمان

۲۔ سردار ثناء اللہ زہری

۳۔ نور محمد صراف

۴۔ جناب ذوالفقار علی مگسی

۵۔ جناب میر ہمایوں خان مری

اگر جے ڈبلیو پی اپنا نمائندہ تبدیل کرنا چاہیں یہ ان کی مرضی ہے۔ میں نے پہلے یہ کہا تھا کہ اس کے لئے ایک اسپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے گی جس کا آج یہ اعلان کر رہا ہوں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب والا۔ یہ اجلاس جاری ہے ہمارے سامنے تو تحریک التواء کی کاپی نہیں ہے آپ کے سامنے ہے اور بات ہے اس کی کاپی ہمیں مہیا کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ ہاؤس کا فیصلہ ہے اس تحریک کی کاپی سب کو دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** پچھلے اجلاس میں یہ فیصلہ اس ایوان میں ہوا ہے یہ تحریک انہوں نے آج کے لئے پیش کرنی تھی۔ میں یہ عرض کروں گا لاء منسٹر صاحب کو کہ اس کمیٹی کا اجلاس اور پھر اس کی رپورٹ جتنی جلد ممکن ہو ایوان میں پیش کی جائے۔ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب قرارداد نمبر ۳۰ پیش کریں۔

قرارداد نمبر ۳۰

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ خاران جس کا رقبہ ۱۸۵۰۰ مربع میل ہے چار سب ڈویژنوں پر مشتمل صوبہ کا سب سے بڑا ضلع ہے نیز خاران کی آبادی بھی دو لاکھ سے زائد اور منتشر ہے۔ ایک ایم۔ پی۔ اے کے فنڈز سے اس ضلع کی ترقی ناممکن ہے۔ لہذا خاران کے صوبائی اسمبلی کے حلقہ کے دو حلقوں میں تقسیم کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ خاران جس کا رقبہ ۱۸۵۰۰ مربع میل ہے چار سب ڈویژنوں پر مشتمل صوبہ کا سب سے بڑا ضلع ہے نیز خاران کی آبادی بھی دو لاکھ سے زائد اور منتشر ہے۔ ایک ایم۔ پی۔ اے کے فنڈز سے اس ضلع کی ترقی ناممکن ہے۔ لہذا خاران کے صوبائی اسمبلی کے حلقہ کے دو حلقوں میں تقسیم کیا جائے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے ساتھی میرے قرارداد کے حق میں مجھے
ضرور ووٹ دیں گے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو میں اس قرارداد پر تھوڑا روشنی
ڈالوں گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب والا۔ میرا خیال ہے بلوچستان کے لوگ اور میرے معزز
اراکین جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو پتہ ہے کہ خاران بلوچستان کا سب سے بڑا ڈسٹرکٹ ہے۔ جس کے چار
سب ڈویژن ہیں۔ خاران کے ۷۷ پولنگ اسٹیشن ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ بلوچستان کا وہ کونسا ضلع ہے جس کے
۷۷ پولنگ اسٹیشن ہیں؟ جناب وہاں منتشر پاپولیشن ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی کرکے اس قرارداد کے حق
میں سفارش کریں گے وفاقی حکومت کو تاکہ اسے دو حلقوں میں تقسیم کیا جائے۔ چونکہ اس وقت بلوچستان میں
ایسے اضلاع ہیں جن کے چار ایم پی اے ہیں جیسا کہ پشین ہے' خضدار اور کچھی ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس
وقت سب تحصیل جو ہیں' ایک حلقہ کے آپ لوگوں نے بنائے ہیں بلوچستان میں ایک سب تحصیل کو اگر خاران
جو کہ ایک بڑا ڈسٹرکٹ ہے جو ۱۸۵۰۰ میل پر مشتمل ہے' کہیں بھی کوئی ڈسٹرکٹ نہیں ہے اور میرا خیال ہے کہ
کہیں بھی ایسا ضلع نہیں ہے جس کے پولنگ اسٹیشن ۷۷ ہوں۔ تو براہ مہربانی اس کے لئے میں کہتا ہوں کہ میں
جس قدر بھی بھاگ دوڑ کروں یہ ناممکن ہے خاران ڈسٹرکٹ کی ترقی کے لئے۔ ایک تو پاپولیشن منتشر ہے۔ جناب
برائے مہربانی یہاں پر جتنے بھی معزز اراکین بیٹھے ہوئے ہیں اس قرارداد کے حق میں مجھے ووٹ دیں تاکہ خاران
کی ترقی ہو۔ کیونکہ خاران بھی بلوچستان کا ایک ضلع ہے' پاکستان کا ایک حصہ ہے اور خلیج کا دروازہ بھی ہے جو
بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ پر امن بھی ہے۔ پاکستان کے بننے میں سب سے پہلے خاران اور لسبیلہ نے پاکستان کے
ساتھ الحاق کیا تھا۔ جب ہماری تاریخ اگر دیکھی جائے۔ آپ مہربانی کرکے ہمارے حق میں ووٹ دیں اور سفارش
کریں کہ اس کو دو حلقوں میں تقسیم کیا جائے شکریہ جناب۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا صاحب فرمائیں۔

○ **مولانا امیر زمان۔(وزیر زراعت)۔** جناب اسپیکر۔ گزارش یہ ہے کہ ہمارا حلقہ جو کہ لورالائی
میں ہے لہٰذا وہ ۱۹۸۸ء کے الیکشن میں دو حلقوں میں ایک دفعہ پہلے تقسیم ہوا پھر چند حضرات کی وجہ سے دوبارہ

کینسل ہوا شاید چند حضرات کو معلوم بھی ہے کہ یہ حلقہ چالیس میل ڈیرہ اسماعیل خان کے اندر ہے اور پندرہ میل ڈیرہ غازی خان کے اندر ہے۔ سرہ فنڈ سے لیکر کہ مغل کوٹ تک یہ ایک حلقہ ہے لہٰذا معلومات کے مطابق اس کی ۸۰ پولنگ اسٹیشن ہیں اور اسی طرح وہاں پر ووٹروں کی تعداد انتہائی زیادہ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ضلع سے ایک ممبر ۱۹۰۰۰ ووٹوں سے جیت گیا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جو قرارداد میں نے (move) کی ہے اس کا مجھے جواب دینا چاہئے ہاں یا نہ؟ اس کی بجائے کہ وزیر صاحب میری حمایت کریں انہوں نے اپنے حلقے کے بارے میں بات شروع کی ہے میں تو حیران ہوں کہ ہمارے۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کے حق میں بولیں؟

○ **وزیر زراعت۔** تو جناب میری یہ گذارش ہے کہ اسمبلی کے معزز ارکان خاران کے اس حلقہ کے سفارش کرتے ہیں وفاقی حکومت کے لئے تو میرا بھی حق بنتا ہے کہ وہ میرے حلقہ میں بھی سفارش کریں۔۔۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب میں سفارش کرتا ہوں کہ مولانا صاحب کے حلقہ کو تین حلقوں میں تقسیم کیا جائے تاکہ ان کی جان چھوٹ جائے۔ کیونکہ وہ اسلام کے علمبردار ہیں اور اسلام کو نافذ کرنا چاہتا ہے۔ بھئی میں تو گذارش کروں گا جناب کہ میرا ووٹ آپ کا ہے۔ میں لکھ کر دیتا ہوں کہ آپ کے حلقہ کو تین حلقوں میں تقسیم کیا جائے۔

○ **وزیر زراعت۔** جناب میری گذارش ہے کہ ایک دفعہ بن گیا دوبارہ پھر کینسل ہوگیا لہٰذا میری یہ گذارش ہے کہ اس کے ساتھ میرے حلقہ کی بھی سفارش وفاقی حکومت کو کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس قرارداد کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔

○ **وزیر زراعت۔** اگر میرا حلقہ بھی شامل ہوجائے تو میں سفارش کرتا ہوں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد منظور کی جاتی ہے۔

○ **سعید احمد ہاشمی** (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی طرف باقاعدہ یہ

قرارداد اسمبلی کے سامنے پیش نہیں ہوئی منظوری کے لئے جناب۔

○ **جناب اسپیکر۔** I am Sorry

○ **وزیر قانون۔** اگر آپ ہمیں توقع۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **وزیر زراعت۔** جناب اسپیکر ایک گذارش ہے۔ کیا دونوں منظور ہیں؟

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ جبکہ مولوی صاحب کی قرارداد اسمبلی میں پیش ہی نہیں
ہوتی ہے تو وہ کیسے منظور ہوا ہے؟ جناب اسمبلی کی ایک روایت ہے جب ایک قرارداد اس اسمبلی میں موو
(move) ہوگی تب اس پر یہاں بحث ہوگی۔ جناب میری قرارداد موو (move) ہوچکی ہے اور اسمبلی نے اپنی
رائے دی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کے قرارداد پر ابھی رائے لیتے ہیں۔ جی عبدالحمید اچکزئی صاحب فرمائیں۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہمیت کا معاملہ
ہے جو نوشیروانی صاحب نے اس ایوان میں پیش کیا ہے۔ اس کو ایسے مذاق میں نہیں ٹالنا چاہئے بلکہ اس مسئلہ کا
تعلق بنیادی طور پر سارے بلوچستان سے ہے اور اس کا تعلق مردم شماری سے ہے۔ جس میں کئی گھپلے ہوئے
ہیں۔ بلوچستان کی مردم شماری کبھی بھی صحیح طریقے سے نہیں ہوئی ہے۔ چونکہ نوشیروانی صاحب حساس ہیں اس
معاملہ میں اس لئے میں ان کی حمایت کرتا ہوں۔ یہ نہیں کہ میں ان کی حمایت نہیں کرتا ہوں۔ مگر بات دراصل
یہ ہے کہ ان کی حمایت کے ساتھ ساتھ مولانا صاحب اور دوسرے لوگوں کی بھی اس طرح سے مطالبات آئیں
گے۔ ہم انفرادی طور پر اس معاملہ کو نہیں اٹھا سکتے جب تک کہ ہم سارے بلوچستان کے (Censes) سینسز اور
مردم شماری کے معاملہ کو صحیح قصے تک اور صحیح نتیجہ تک نہ پہنچائیں گے اس وقت تک میرے خیال میں ہم اس
قسم کے فیصلے نہیں کرسکتے۔ ہمارے بلوچستان میں ایسی حلقے بھی ہیں کہ جہاں پر۔۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی خان صاحب آپ کا مسئلہ اس حد تک تو ہوگیا جب آپ کی قرارداد آئے گی
تو۔۔۔۔۔۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا

حائل ہے۔ بلوچستان میں ہمیں کتنے حلقوں کی تعداد بڑھانی ہے' کیا سفارش کرنی ہے؟ اس کے لئے اگر آپ نے سنجیدگی سے سوچنا ہے تو اس کے لئے ایک کمیٹی ہونی چاہئے جو مردم شماری اور——

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ ——

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** تاکہ بلوچستان کے معاملہ کو لیکر سب کے لئے مشترکہ سفارشات ہوں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ آپ مہربانی کرکے رائے لیں کہ اس کے حق میں کتنی اکثریت ہے۔ اگر اکثریت ہے تو اس کو پاس کریں؟

○ **وزیر قانون۔** جناب اسپیکر۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر ذرا روشنی ڈالوں؟ جناب اسپیکر۔ اس ضمن میں میری گذارش ہوگی کہ اس قرارداد کو اس شکل میں وفاقی حکومت کو بھیجنا میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ہوگا۔ کیونکہ حلقوں کی تقسیم کا کام کسی ایگزیکٹو آرڈر (Exective Order) سے نہیں ہوتا ہے یہ کام الیکشن لاز (Election Laws) کے مطابق ہوتا ہے۔ الیکشن لاز میں ایک طریقہ کار بتایا گیا ہے جس کے تحت کوئی پاکستانی' کوئی شخص' کوئی ووٹر الیکشن ٹریبونل (Election Tribunals) کے درخواست دے کہ——(مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ وزیر قانون صاحب کے پاس اگر کوئی ایسا قانون ہے وہ اسے اسمبلی کے سامنے لائیں کہ یہ قانون ہے—— اس ایوان میں پاس ہوگا۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر عبدالکریم صاحب آپ ان کو بولنے دیں۔

○ **وزیر قانون۔** جناب اسپیکر۔ میں جو کچھ بھی کہہ رہا ہوں وہ ریکارڈ پر آرہا ہے۔ معزز رکن ریکارڈ سے چیک کرسکتے ہیں جو میں گذارش کر رہا ہوں——(مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب کا اپنا ایک روڈ ہے جس کی پاپولیشن دو سو بھی نہیں ہے تو وہاں ہم اس کی مخالفت تو نہیں کرتے ہیں یہ ایک بڑا حلقہ ہے جس کے ۷۷ پولنگ اسٹیشن ہیں۔

○ **وزیر قانون۔** جناب اسپیکر۔ میں مخالفت نہیں کر رہا ہوں۔ اگر معزز رکن میری بات سنیں تو میں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں۔ اس قرارداد کی قانونی پوزیشن بتا رہا ہوں کہ الیکشن لاز میں یہ وضاحت ہے کہ حلقہ بندیاں تبدیل کیسے ہوسکتی ہیں جسے (Dilimilation) ڈی لیمیٹیشن کہتے ہیں۔ اگر کسی ووٹر کو بھی اعتراض ہو تو وہ الیکشن ٹریبونل میں جاسکتا ہے۔ الیکشن کے قریب قریب وقت دیا جاتا ہے کہ اگر کسی بھی حلقہ کی حلقہ بندی تبدیل کرانا چاہتا ہے تو۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر عبدالکریم نوشیراونی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ میں اسے یہاں سے پاس کراؤں گا۔ میں اسے ایوان کے فلور پر لایا ہوں۔

○ **وزیر قانون۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن یا دوسرے معزز اراکین اسے نہیں سننا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوجاتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** پوائنٹ کلیئر ہونے دیں پھر اس کے بعد۔۔۔۔۔ کچکول علی صاحب ذرا ہاشمی صاحب کو بولنے دیں۔

○ **وزیر قانون۔** دوسرا (Suo-moto) بھی الیکشن ٹریبونل ایسے موقع پر لے سکتا ہے (Congrizance) اس معاملہ کی لیکن اس سے۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ (Suo-moto) کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ **وزیر قانون۔** جی ہاں۔ اگر ہم اسے وفاقی حکومت کو بھیجیں گے کونسا ادارہ اس کو کانگریزنس لیکر اس پر کام جاری کرے گا اور دوسری طرف۔۔۔۔۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** آپ چیف الیکشن کو بھیج سکتے ہیں اسلام آباد میں وہاں سے۔۔۔۔۔

○ **وزیر قانون۔** اور ساتھ ہی ساتھ یہ کہ اگر خاران کے دو حلقے کر دیئے جائیں تو کم کس کو کیا جائے؟ میرا حلقہ کم کیا جائے یا نواب اسلم صاحب کے حلقہ مستونگ کو کاٹ دیا جائے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) آپ کے حلقہ کو ہم کم نہیں کریں گے۔ ہمارے

اپنا ماشکیل واشک ہے وسمہ ہے اور رخشان ہے جو کہ تمیں سب ڈویژن پر ایک حلقہ بنایا جائے۔۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** عبدالکریم صاحب ایک منٹ۔ جی کچکول صاحب

○ **مسٹر کچکول علی بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ ہر چیز کہ نوشیروانی صاحب کی قرارداد کی باڈی میں چند ٹیکنیکل باتیں ہیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ جب تک اس قرارداد کی جو (Subsistance) سبسٹنس ہیں آپ بحیثیت ایک تعلیم یافتہ لوگ ایک ٹیم تشکیل دیں کہ آیا خاران کی جیورسڈکشن (Jurisdiction) کتنی ہے؟ ایران سے لیکر مکران تک پھر یہاں نوشکی سے لیکر خضدار تک۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ چاہے جو بھی ہیں میں یہ نہیں کہ اس میں اس کو سپورٹ کر رہا ہوں کہ یہ ایک بلوچ علاقہ ہے۔ ہم وہاں کے لوگوں کی سہولیات کو دیکھیں آپ جتنے فنڈز ایک ایم پی اے کو ملتے ہیں ان کو مدنظر رکھیں آیا کہ پچاس لاکھ روپے ایک ایم پی اے کو دے رہے ہیں خاران جیسے وسیع و عریض علاقہ میں وہ غریب ایم پی اے کیا کرسکتا ہے؟ جناب میں آپ کو ایمانداری سے کہتا ہوں کہ نال کے آدمی خود میرے پاس آئے کہتے تھے کہ نوشیروانی صاحب نے تو ہمیں بھلا دیا ہے۔ وہ ہمیں ایک اسکیم بھی نہیں دے رہا ہے۔ اس لئے آپ مہربانی کرکے اس خطہ کو پنجگور سے ملا لیں۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کرسکتا ہوں لیکن میں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور میری یہ ریڈنگ ہے کیونکہ میرا بھی راستہ اس طرف ہے کہ وہاں کے لوگ اتنے جنجال ہیں یا پاپولیشن کی وجہ سے یا وہ جو زمین کی یا اس کی لمبائی چوڑائی ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر چیز چند یہ کہ اس کے لاز ہوتے ہیں یا کہ کوئی اور پروسیجر ہوتا ہے صرف یہ ایوان یہ سفارش کرے کہ خاران ایک وسیع علاقہ اور اس کی آبادی بالکل منتشر ہے اور اس کی آبادی اچھی خاصی ہے اگر ہم سفارش کر لیں اور وہاں کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت مل جائے تو ایک تخلیقی کام کرنے سے کیا نقصان ہوگا؟ ہم کہتے ہیں کہ یہ بالکل ایک جینین (genuine) مسئلہ ہے چاہے دوسرے علاقے میں اتنی آبادی ہو چاہئے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (قرارداد منظور کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** کارروائی مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۹۱ء بوقت ساڑھے دس بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے۔

اسمبلی کا اجلاس دوپہر گیارہ بجکر چالیس منٹ پر

مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۹۱ء (بروز یک شنبہ) صبح ساڑھے دس بجے

تک کے لئے ملتوی ہوگیا